نور افشاں

قیمت سالیانہ بامحصول ۱۲ر — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ معہ محصول ۱۲ر

نمبر ۱۵ - جلد ۱ — لودیانہ ۱۲ - جون ۱۸۷۳ء — قیمت ۲ پائی

جھوٹھ و بے دیانتی

تجارت کی ترقی اور پایداری کے وسایل صرف راستی و دیانت داری ہیں اور جس کارخانہ میں یہہ نہیں وہ ضرور تباہ ہوگا۔ جھوٹھ اور بددیانتی سے اگر کوئی کامیابی ہو تو وہ کامیابی محض بے حیثیت ہے کیونکہ یہہ وسایل اصول تہذیب کے خلاف ہیں۔ دنیا کے پیچ اور پھندوں سے بچنے اسکے علاوہ سے صرف راستی و دیانت داری انسان کو صاف اور پاک نکال سکتی ہے ناراستی و بے دیانتی اپنے عامل کو مکڑی جانور کیطرح پھاند لیتی ہے اور جب ایک دفعہ پھنس گیا تو پھر راستی کی تاثیر بھی سلب ہو جاتی ہے۔ فرنگستانی ملک و نیز بعض ایشیائی دکانوں میں ہر ایک شی کی قیمت مقرر ہے۔ فرد قیمت موجود ہے جس میں کمی بیشی مطلق نہیں ہو سکتی اس صورت میں مشتری اور بایع کی سر دردی یا تضایع وقت بالکل نہیں ہوتی کیونکہ معاملہ تجارت میں وقت بڑی قیمتی شی ہے۔ لوگ دور دراز سے قیمت بھیجدیتے ہیں اور بذریعہ پوسٹ یا ملازم وغیرہ اشیا مطلوبہ خرید لیتے ہیں کیونکہ دکان کا اعتبار ہے۔ پنجاب اور شاید کل ہندوستان میں یہہ حال ہے کہ ہر قسم کے دکاندار روپیہ کی چیز کے تین روپیہ دام بتلاتے ہیں آخر بہت سی تکرار اور تضیع اوقات کے بعد ڈیڑھ پونے دو روپیہ پر فیصلہ ہوتا ہے اور پھر بھی کچھ الم کچھ غلم کچھ تول میں کچھ مول میں بیچارے خریدار کو دن دھاڑے لوٹتے ہیں۔ آڑھتیوں کو دیکھو دیوانہ سگ کیطرح شہر کے باہر سڑکوں پر کاوی کھاتے ہیں جہاں کسی دیہاتی مسافر کو کنک یا سرسوں وغیرہ لاتے دیکھا چرب چکنی باتوں سے پھانسا اور نرخ مقرر کر شہر میں لاتے ہیں۔ تولتے کے وقت ایک من کی جگہہ سوا من لیتے ہیں اور پھر کچھ بھیش کچھ گنیش کچھ آڑھت کچھ چاڑت میں لوٹتے ہیں۔ دستکاروں کی طرف دیکھو تو اشیا کی قیمت پر بھی تکرار اور کھوٹ ملانا اور اصلی شی میں سے کچھ نکال لینا علاوہ۔ زرگروں کی نسبت مثل مشہور ہے کہ اگر اپنی ماں کا زیور بھی بنائینگے تو کاٹے بغیر نچھوڑینگے۔ درزی وغیرہ کا حال اس نقل سے واضح ہے ایک درزی نے خواب میں آسمان پر ایک علم گاڑا ہوا دیکھا جس پر رنگ برنگ اور قسم قسم کی چھتڑی لگتی تھی فرشتوں نے بتایا کہ یہہ چھتڑی درزیوں کی چوری ہے قیامت کو آتی ہی آگ کے سانپ اور بچھو درزی کو کاٹینگے۔ درزی مارے خوف کے چونک اٹھا اور شاگرد سے کہدیا کہ جب میری مقراض درزدانہ چلتی دیکھے تو علم یاد کرانا۔ ایک روز کسی کا بڑا قیمتی کپڑا آیا قطع کے وقت مقراض درزدانہ چلنے لگی شاگرد نے علم علم پکارا استاد بولا کہ شاگرد خاموش این در علم نبود۔ سوداگر کا مقولہ ہے کہ بلا جھوٹھ و دغل ہمارا کارخانہ نہیں چل سکتا۔ اہل حرفہ کہتے ہیں کہ ہر کوئی اپنے کسب کا چور ہے۔ ملاں مولانے رمال دنجومی وغیرہ دیکھو تو عورات کو اکثر اور بعض ہمارے سادہ آدمیوں کو بھی تعویذ گنڈے کے فریب سے لوٹتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا نے ہماری روزی کا حیلہ یہی بنا رکھا ہے۔ اس صورت میں چالاک دکاندار اور چور اور قزاق میں صرف نام ہی کا فرق رہا یا یہہ کہ چور اپنے فعل کی وجہ ثبوت نہیں رکھتا اور دکاندار کا صاف عذر ہے کہ میرا پیشہ بغیر جھوٹھ چل نہیں سکتا مگر بھولا بھالا آدمی یہہ نہیں سمجھتا کہ جھوٹھ اور بددیانتی آدمی کا اعتبار کھوتے ہیں اور پیشہ کا قدر کوئی ہوگا جو اس اصول سے کامیاب ہوگا ورنہ بہتوں کا اعتبار اٹھ جاتا ہے دیوالے نکل جاتے ہیں اور آخر دیوانی انکو دیوانہ بنا جیل کا راستہ دکھاتی ہے۔ جو کوٹھی دار اپنے گماشتہ یا ملازم کو در باب قیمت اشیا خریدارہ نسبت فریب کرنا سکھاتا ہے گویا انکو در باب نقدی و محصل شدہ اپنے آپ ہی فریب کرنیکی تعلیم دیتا ہے۔ جب گماشتہ مالک کے فایدہ کیواسطے خریداروں سے فریب کریگا تو کیونکر وہ اپنی ذات کے فایدہ کے واسطے مالک سے ایسا نکریگا۔ ایک جھوٹھ چھپانے کیواسطے دوسرا ضرور بولنا پڑیگا اور جب یہہ ہوا تو پھر سچ بھی انسان کو نہیں بچا سکتا پس آدمی ایسی خندق میں پڑجاتا ہے جو اپنے ہاتھوں سے کھودی ہے۔ کسی آدمی کو ایسا خیال نکرنا چاہئے کہ اس قسم کا جھوٹھ میری کامیابی کا سبب ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ یہہ تباہی کے لشکر کی لام ڈوری ہے۔ دیکھو جب کوئی ہندی مسلمان بہ نیت حج عرب میں جاکر دکانداروں سے بعادت معہود کسی چیز کی قیمت پر تکرار کرتا ہے تو عرب بے ساختہ ایک دوسرے سے کہدیتا ہے یا شیخ ہذا ہندی بقال۔ ولایتی میوہ فروش یا اسپ فروش جنکو ہمارے لوگ زبردست جوان کہتے ہیں یہاں آکر اکثر فریب نہایت بے تامل بہل اٹھتے ہیں چل ہندی جھوٹھا بلکہ بعض

پہلے درجے کے اُن میں سے منہ پر بھی تھوکر دیتے ہیں۔ یہہ سب بے علمی اور ناخدا شناسی کے نتایج ہیں۔ معترض کہنے کو دلیر ہوگا کہ علماء بھی تو مجوزشیے اور بددیانت ہوتے ہیں میں کہتا ہوں بیشک مگر ذرا سی غور سے معلوم ہو جائیگا کہ ہمارے طالب علموں کے وقت کا ایک حصہ تو صحبت علم یعنے مدرسہ میں صرف ہوتا ہے اور باقی تین حصّے گھر کے لوگوں میں جو اکثر جاہل و ناشائستہ ہیں اُن بچاروں کو اُنہیں کی رسم و رواج بتنے اُنہیں کے نمونوں پر چلنے اور اُنہیں میں شادی بیاہ کرنیکی پابندی ہے اور علم جو صرف ایک مدد ہے اگر بُرے کاموں میں لگایا جاوے تو ضرور آدمی کو بُرائی میں کامل بُرا بنائے گا۔ ریل کا انجن جب قبضہ میں ہے تو سب طرح بآرام اور نہایت جلد منزل مقصود پر پہنچا دیتا ہے جب نہ رک سکے تو گاڑیوں کو توڑ اسباب کو گرا ہزارہا جانوروں کو خاک میں ملا دے گا +

سر بارٹل فریر صاحب بمبئی میں

پہلے اخبار میں سر بارٹل فریر صاحب کا حال ملاقات سلطان زنجبار سے اور اُنکی کوشش اور سعی کا بیان درباب انسداد تجارت غلامان مذکور ہوا +

اب جلسہ کا بیان (جو صاحب ممدوح نے بمبئی میں منعقد کیا) اور نیز احوال سفر (جو وہاں ظاہر فرمایا) تحریر کیا جاتا ہے ۲۴ اپریل سنہ ۱۸۷۳ء کو سر بارٹل فریر صاحب نے بمبئی میں ایک جلسہ بمکان نریبل ناتھو بھائی صاحب منعقد کیا۔ اور اُس جلسہ میں اکثر روسا و عمایدِ شہر شامل ہوئے۔ خصوصاً اقوام بھاتیا۔ اور بنیا۔ اور قوم خوجہ کے لوگ۔ کیونکہ اِن تینوں قوموں کے ذریعہ سے تجارت خصوصاً ان حبش۔ عرب اور زنجبار کے کنارہ پر جاری ہے +

سر بارٹل فریر صاحب نے اِس جلسہ میں گورنمنٹ انگلشیہ کا منشا درباب موقوفی رسم تجارت غلامان بیان کیا۔ اور جو اس کام کے اہتمام کے لئے اب انتظام کیا تھا۔ اُسکو بطور قصہ بیان فرمایا۔ اور اپنی اسپیچ کے اخیر میں یہہ بھی کہا کہ اے ممبران جلسہ اس تجارت کا بند ہونا آپکی سعی پر موقوف ہے مجھکو کامل یقین ہے۔ کہ چند سال میں اس کام کو آپ خفت اور شرمندگی کا باعث بنا سکتے ہو۔ تا کوئی ہندو یا مسلمان ساہوکار اس کام کے ساتھ تعلق رکھنا عیب سمجھے +

تجارت غلامان کے انسداد سے بہت جسمی اور اخلاقی فایدہ حاصل ہوں گے +

حبشستان کا مشرقی کنارہ نہایت عمدہ جگہ ہے۔ اس تمہارے سیلابار کے کنارہ کے مانند اچھے اچھے خوشنما بندروں سے معمور ہے۔ اور وہاں تجارت کے لئے بڑا عمدہ موقع ہے اگر غلاموں کی تجارت بند ہو جاوے تو اور چیزوں کی تجارت کی بڑی ترقی ہو سکتی ہے یہہ آپ کی کوشش پر موقوف ہے۔ کہ آپ اسکے انسداد کی تدبیر کریں یا اور ایسی بُرائی اور بیرحمی کے کام کو بند کرنا اشراف تعلیم یافتہ رحیم قوموں پر واجب ہے +

وہ قصہ جو صاحب موصوف نے وہاں بیان کیا مختصراً یہہ تھا کہ سر بارٹل فریر صاحب نے معہ اپنے تمام ہمراہیوں کے سارے حبش کے مشرقی کنارے یعنے کارڈیفو کی راس سے (جو عرب کے نزدیک ہے) مزاسک تک معہ جزیرہ کنارہ اور بید اگاسکر اور اُن ممالک کے (جو انکے پیچھیں واقع ہیں) ملاحظہ کئے اور انکا تمام احوال معائنہ کیا۔ قریب اٹھارہ بندروں کے (جہاں تجارت غلاماں کی کثرت ہے) صاحب ممدوح نے دیکھی اور ہر ایک آدمی سے (جو اُسکی نسبت خبر دے سکتا تھا) ملاقات کی اور اُسکا حال دریافت کیا۔ اگرچہ سر بارٹل فریر صاحب اس کام کو انجام پر نہیں پہنچا سکے۔ تاہم اُنہوں نے اس تجارت کے حالات سے اسقدر واقفیت پیدا کی کہ اُس سے بہت توقع کبھی نہ کبھی کامیاب ہونے کی ہو سکتی ہے +

حبشستان کی مشرقی تجارت ہندوستان کے بنیوں کے ہاتھ میں ہے۔ یہانتک کہ اگر کوئی شخص کسی بندر میں کچھ خریدنا چاہے یا فروخت کرنے کا ارادہ کرے تو انکی مدد کے سوا کچھ نہیں کر سکتا۔ ہر ایک دوکان اور اُسکا کاروبار انکے تحت میں جاری ہے۔ اور انہیں کے وسیلہ سے سر بارٹل فریر صاحب اس ملک کے لوگوں سے اچھی طرح گفتگو کرتے رہے۔ ایک دوکان کا کاروبار اور اُسکا سرمایہ قریب دس لاکھ روپیہ کے معلوم ہوا۔ اور اُنکی تجارت کی افریقہ کے درمیانی ممالک میں بہت رونق ہے۔ بعض بعض اسامیان اس دوکان کی اُجّی کے باشندگان میں سے ہیں۔ جہاں سے چند روز ہوئے کہ ڈاکٹر لیونگ سٹون صاحب ملے تھے اور اس شہر میں اس دوکان کے برابر اور بھی کئی ایک دوکانیں ہیں۔ اس جگہ کی تجارت خوجہ لوگوں کے ہاتھ میں ہوئی اور اِن خوجوں کا بڑا رئیس ایک آغا خان نامی شخص ہے۔ جو بمبئی میں تشریف رکھتا ہے۔ اور ایک قوم ہے جو وہاں تجارت کرتی ہے اور وہ بہتیا کہلاتی ہے۔ اِن کے دینی اور اخلاقی عقاید نہایت بیرحمی کے ساتھ ملے ہوئے ہیں +

تیسرا قوم۔ جو یہاں تجارت پیشہ ہے وہ بوہری کے نام سے موسوم ہے۔ اُسکے سب لوگ مسلمان ہیں۔ اور قوم کے موزز یہہ ہیں قوم غلاماں کی تجارت کرتی ہیں سر بارٹل فریر صاحب کی گفتگو جو سلطان زنجبار سے ہوئی اُسکا بیان پہلے پرچہ میں ہو چکا سلطان کے انکار سے صاحب ممدوح نا امید نہیں ہیں۔ بلکہ خیال کرتے ہیں کہ یہہ کام چند عرصہ میں بند ہو جاویگا اور سفر اس تجارت کے دور کرنے کا باعث ٹھہرے گا اسکام کو بند کرنے کے لئے چند باتیں ضروری ہیں پہلے یورپ کے لوگ اِس جگہ میں اگر تجارت کریں اور دوسرا یہاں کے لوگوں کو (جو مجہول مطلق ہیں) تعلیم دیجاوے خصوصاً دین عیسوی کی تعلیم جو جسمانی اور روحانی غلامی سے چھوڑاتی ہے +

اس جگہ میں سواحلی زبان بولی جاتی ہے۔ یہہ ایک قسم کی ہندوستانی زبان ہے۔ اور حبش کی زبان سے ملی ہوئی ہے

اردو زبان سے زیادہ فصیح اور وسیع ہو اور زیادہ طاقتور یہہ زبان ہر ایک زبان سے (جو تفریباً سے لیکر سواحل تک جاری ہو) بہت مشابہت رکھتی ہو اور اس ملک کے ہر ایک بندر میں بولی جاتی ہو - یہہ زبان تحریر میں اور عربی حروف میں لکھی جاتی ہو - لیکن انگریزی حروف میں اسکو بہت آسانی سے لکھا جا سکتا ہو - بہت سے پادری صاحبان نے اپنی ہمت کو اس ملک کے لوگوں کی تعلیم میں مصروف کیا خصوصاً ڈاکٹر اشیر صاحب نے - جو اِس جگہ پہ چھاپہ خانہ کے مقرر کرنے اور کتاب و گفتگو کے ذریعہ سے لوگوں میں علم کی روشنی کے پھیلانے میں سرگرم اور ساعی ہو - لیکن ابھی تک بہت کام باقی ہیں +

انگلستان اور دیگر ممالک یورپ کے لوگ متفق ہوکر سرگرمی کے ساتھ ان ملکوں میں اگر عقلی اور روحانی علوم شائع کریں - تو جسمانی اور روحانی غلامی بالکل دور ہو جاویگی +

اخبارات ملکی و ولایتی

نئی کتاب - منشی عبد الحلیم صاحب نے ایک کتاب تصنیف کی ہو جس میں انگریزی ہندوستانی و گجراتی فقرات بامحاورہ درج کئے گئے ہیں - اس کتاب کی ترتیب نہایت ہی خوب ہو یعنے ہر طرح کی گفتگو جو درمیان سوداگران و ڈاکٹران و وکلا وغیرہ کے ہوتی ہو و نیز متفرق فقرات بامحاورہ اُس میں ہیں یہہ کتاب مطبع ایجوکیشن سوسایٹی بمبئی میں مطبوع ہوئی ہو +

لفٹننٹ گورنر اضلاع مغربی و شمالی - پانیر سے منکشف ہوتا ہو کہ آیندہ سال میں سر جان سٹریچی صاحب اضلاع مغربی و شمالی کے لفٹننٹ گورنر مقرر ہونگے +

لاہور - ایک یورپین عورت نے اس غرض سے کہ اپنے تئیں ہلاک کرے افیون کھالی مگر ڈاکٹر براؤن صاحب کے علاج سے وہ بچ گئی اور واسطے جوابدہی کے محکمہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میں چالان ہوئی جہاں سے اُسپر سو روپیہ جرمانہ ہوا اگر ادا نہ کرے تو چھ ہفتہ تک قید رہے +

سید نور محمد شاہ - اخبارات سے مترشح ہوتا ہو کہ سید نور محمد شاہ کابل سے ہندوستان کو تشریف لاتے ہیں تاکہ حالات افغانستان اور انتظام سڑک سے سرکار انگریزی کو اطلاع دیں اُنکی رپورٹ پر مسٹر مکناب صاحب کا کابل کو جانا منحصر ہو +

ریاست چمبہ - کارسپانڈنٹ ملک اوپینین کی تحریر ہو کہ کونسل میں سوچیت سنگ کا دعوے واسطے ریاست چمبہ کے بالکل خارج کیا گیا +

گوڑہ کھائیں گلگلوں سے پرہیز

جناب ایڈیٹر صاحب سلامت

تسلیم بعد تعظیم - مثل مندرجہ عنوان کا مصداق اُن اصحاب سے زیادہ اور کسیکو نہیں پاتا جو ظاہراً رشوت سے تو پرہیز کرتے ہیں اور ڈالیوں کو بطور تحفہ و تحایف کے منظور فرماتے ہیں - صاحب من جو شخص کسی کے پاس کوئی ڈالی لیجاتا ہو تو معاوضہ میں اُس سے نظر عنایت کی توقع رکھتا ہو - پس جس حالت میں کہ اُسکی نذر منظور ہوئی تو منظور کرنے والا بھی اُسکا لحاظ کرتا ہو - پس بیچارے غریب جنکو نذر و نیاز پیش کرنیکی کوڑی نہیں وہ تو منہہ دیکھتے رہجاتے ہیں اور اُنکے مالدار مخالف اپنے کام میں کامیاب ہو جاتے ہیں - جسکا انجام یہہ ہوا کہ حق تو چٹائی کے نیچے پڑا رہا اور نالایق کرسی لگاکر حکومت کرنے لگا پھر بھی انصاف کو راہ نہ رہا اور طمع نے نالایق کا مدعا بر آری کردیا بقول شخصے ؎ چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد
صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شد + پس اب راقم کا ناظرین باتمکین کی خدمت والا درجت میں یہہ سوال ہو کہ رشوت و ڈالی میں کیا فرق ہوا - اگر کوئی صاحب اسکا جواب تحریر فرمائینگے تو باعث ممنونی عاجز ہوگا +

فساد - کارسپانڈنٹ ملک اوپینین پشاور سے لکھتا ہو کہ پشاور کے بہت لوگ شاہ لطیف کی خانقاہ کی زیارت کو راجو راولپنڈی سے بفاصلہ چار میل سڑک مری پر واقع ہو گئے تھے اُنکے درمیان تکرار ہوا کہتے ہیں کہ اس ہنگامہ میں دو آدمی مارے گئے اور کئے مجروح ہوئے +

حادثہ - دوشنبہ گذشتہ کو شملہ میں ایک سوداگر پر سخت حادثہ واقع ہوا وہ براد تبدیل ہوا مشوبرا کو گیا تھا اور معہ اپنی بی بی کے سڑک پر سوار ہوئے دونو واپس آتے تھے معلوم نہیں کہ یہہ حادثہ کس سبب سے ہوا پہلے کچھ فاصلے سے گھوڑا معہ سوار کے کھڈ میں گرتا دکھائی دیا مگر سوار اُترتا ہوا کسی چیز سے روکا گیا اور گھوڑا پارہ پارہ ہو گیا - بی بی نے اپنے خاوند کی یہہ حالت دیکھتے ہی گھوڑے کو ایڑی ماری اور مدد کے لئے شملہ کو بھاگی - ایک جھاپان لا کر وہ صاحب شملہ میں پہنچایا گیا صاحب خبر اُسکی ضربات کو مفصل نہیں لکھتے مگر یقین ہو کہ شدت سے ضرب آئی ہونگیں یہہ حادثہ حکام کے لئے ایک اور دلیل ہو کہ شملہ اور مشوبرا کے درمیانی رستہ کے سوراخوں کو دیکھکر کھڈ کی طرف جنگلے یا دیوار سے زیادہ تر محفوظ بنوا دیں +

داوزی - کارسپانڈنٹ صاحب لکھتے ہیں کہ تحصیل داوزئی میں کچھ تبدیل تغیر ہوئے یعنے منشی جھگو لال سابق محرر رجسٹری کیمپ پشاور برخاست کیا گیا اور اُسکی جگہ کوئی اور مقرر ہوا اور اس تحصیل میں سابق محمد حسین محرر خوشیل ہو گیا اور اُسکی جگہ میاں سراجدین پنجابی خارجی مقرر ہوا یہہ صاحب شاہ پوری ہیں کہ ہر کسکو حقارات و دھمکیہ وغیرہ کرتے رہتے ہیں +

سرحدی خبریں - کہتے ہیں کہ جہاندار شاہ حاکم سابق بدخشان تجویز کر رہا ہو کہ محمد شاہ حاکم حال سے لڑائی کرے اور حاکم کاشغر اور چترال نے اُسے روپیہ اور فوج دینے کا وعدہ کیا ہو +

کہتے ہیں کہ ایک قافلہ فرقہ نصیر کا ڈیرہ اسمعیل خان سے خراسان کو جا رہا تھا راستے میں جب مقام کمرہ میں پہنچا سلیمان خیل کے ایک گروہ نے اُن پر حملہ کیا دن بھر لڑائی

ہوتی رہی طرفین سے بیس آدمی مقتول اور کئی ایک مجروح ہوئے اور اس حملہ کا انجام یہہ ہوا کہ سلیمان خیل کچھہ وقت کے لئے ہٹائے گئے اور راستے کہ قافلہ کے بہت سے آدمی مجروح ہوئے تھے اُن کو دن بھر وہاں ٹھہرنا پڑا۔ گروہ سلیمان خیل نے رات کا موقع پاکر جبکہ قافلہ کے لوگ سو رہے تھے اُن پر پھر حملہ کرکے بہتوں کی جان کا نقصان کیا۔ قافلہ کے بہت آدمی بھاگ نکلے پانچ سو شتر معہ اسباب تجارت گروہ سلیمان خیل کے ہاتھہ آیا۔ جو بچ نکلے تھے اپنے مجروحوں کو کابل میں لیگئے اور امیر کابل سے مدد کے خواہاں ہوئے جسنے حکم دیا کہ سردار افضل اللہ خان اور عنایت اللہ خان معہ ایک رجمنٹ سواران کے سلیمان خیل کی سرکوبی کے لئے جائیں اور نیز فرقہ نصیروں کا اسباب جو انہوں نے لوٹا ہو واپس دلائیں +

انتخاب اخبارات تار برقی

۲۹ مئی۔ لنڈن۔ گزٹ ترکستان میں مندرج ہو کہ خان خیوا نے دہشے مقابلہ روسیوں کے تین فوج مقرر کی ہیں جنکا شمار چودہ ہزار ہو +

۳۱ مئی۔ بمبئی شاہزادی ایلس کا بڑا بیٹا درمشتات کے محل کی کھڑکی سے گر کر جان بحق ہوا +

ایضاً۔ بمبئی۔ شہر باشٹن میں ہولناک آتش زدگی ہو رہی ہو +

ایضاً۔ باشٹن کی آگ بجھائی گئی پندرہ لاکھہ روپیہ کا نقصان ہوا

ایضاً۔ اورنبرگ اور مار جیلاک فوج میں باہم خط و کتابت ہو رہا ہو آسچاکا اور کسلنکس فوجیں اکٹھی ہو گئی ہیں +

۴۔ جون۔ سنٹ پیٹرزبرگ۔ ۱۹۔ اپریل کو فوج ترکستان نے سرحد خیوا پر قیام کیا +

ایضاً۔ میڈرڈ۔ پریزیڈنٹ فیگیورس خبر دیتا ہو کہ سرکار سے کلیسیا الگ کی جائیگی اور جزیرہ کیوبا میں غلامی دور کیجائیگی

بے ایمانی

کبھی کبھی ایسا آدمی دیکھنے میں آتا جو گمان کرتا ہو کہ عیسوی دین سے منکر ہونا قابل تعریف ہو وہ شک لاکر دعوے کرتا ہی کہ دین عیسوی کم عقلوں کا دین ہو اگر کوئی ایسا شخص ان عبارتوں کو پڑھے تو ہم اُس سے یوں سوال کرتے ہیں کہ بھائی آپ اس بات کو کسطرح بیان کر سکتے ہیں کہ اس دنیا کے سب سے مشہور علما عیسائی تھے کیا بیکن بایل نیوٹن لاک سر جانتھن ہول مارشل وغیرہ صاحبان کم عقل تھے انکی عقل کی شہرت صدیوں سے ہو رہی ہو وے عیسائی تھے + انہوں نے اُن سب اعتراضوں کو جو تمنے کبھی سنے آزمایا ہو اور اغلب ہو کہ بہت اُن میں سے تمہارے خیال میں بھی نہیں آئی اور اُن اعتراضوں کا قطعی جواب پایا ہو کہ انہوں نے کامل ایمان سے انجیل کو خدا کا کلام قبول کیا ہو +

کیا ڈانیل ویبسٹر صاحب میں فہمید کی کم قوت تھی اور دلیل کے زور کو سمجھہ نہیں سکتا تھا اُسکا قول ہو۔ جبکہ اعتراض خاص کروے جو خلقت کی قدر کی لا انتہائی سے جب اس دنیا کی بے قدری سے مقابلہ کرنے سے نکالے گئے ہیں کبھی کبھی اُس ایمان کی بنیاد پر جو میرے دل میں ہو شبہ آگیا لیکن میرے دل نے مجھے تسلی دی کہ عیسیٰ مسیح کی انجیل بالضرور خدا کی طرف سے ہو یہہ ایمان میری تمیز کی گہرائی میں داخل ہوتا ہو انسان کی کل کیفیت اسکو ثابت کرتی ہو کیا ہنری کلے صاحب ایک کم عقل آدمی تھا۔ کیا پرنس البرٹ ملکہ معظمہ انگلستان کا شوہر کم فہم اور بے علم آدمی تھا جب بستر مرگ پر تمام محل کی شان و شوکت کے درمیان گھیرا ہوا تھا اُس نے تمام غمگین مجلس پر محبت کی نظر سے دیکھکر کہا۔ میں دنیاوی اور درجہ اور قدرت پاچکا اگر صرف یہی میرا ہوتا تو اب میری کم بختی کیسی سخت ہوتی ۔ عیسیٰ تو ہے میری آس + آتا ہوں میں تیرے پاس +

کیا نپولین بونا پارٹ ایسا تھا کہ بیوقوفانہ توہمات سے دھوکھا کھاتا جب جزیرہ سنٹ ہلینا میں وہ مقید تھا اُس نے کہا مسیح کے وقت سے ابتک دنیا کے سب سے بڑے عالم و فاضل انجیل کے بھیدوں اور عقیدوں پر ایمان لائے نہ صرف بسوئے اور فنلانڈ جو پادری تھے بلکہ ڈیکارٹ ڈیوٹن ولیب ٹنس ریاسکل وکارنیل وراسین وشاکیمیں ولیوبس چارلس نہم بھی اب وہ وقت گذر گیا جسمیں کوئی شخص دعوے کرے کہ مذہب عیسوی ناقہم مردوں اور بیوقوف عورتوں کا مذہب ہو۔ دین عیسوی نادانوں اور شریروں کا مذہب نہیں بلکہ داناؤں اور نیکوں۔ عیسائی ملکوں کے قریب سب یونیورسٹیوں اور کالجوں کے پریزیڈنٹ اور پروفیسر جو اس صدی میں سب سے بڑے عالم و فاضل ہیں قریب سب کے سب دین عیسوی کے معتقد ہیں۔ کہتے ہیں کہ پروفیسر ہنری صاحب نے جو سمتہ سونین انسٹیٹیوٹ کے مہتمم ہیں کہا کہ کل صوبجات متحدہ امریکہ کے مشہور علما و فضلا میں صرف ایک ہی ہو جو دین عیسوی کا منکر ہو +

خدا نے دین عیسوی کی سچائی پر ایسے دلایل بخشے ہیں جو ایک منصف اور سیدھے دل آدمی کے قایل کرنے کو کافی ہیں۔ یہہ دلایل اسقدر ہیں کہ خدا اُسکو جو ایمان نہیں لاتا بہت ہی خطاکار ٹھہراتا ہو۔ انجیل میں بے ایمانی کے برابر کسیطرح کے گناہ کے لئے سخت دھمکی نہیں دی گئی۔ ہمارا شفیع عیسیٰ صاف کہتا ہو کہ جو ایمان نہیں لاتا سو ہلاک کیا جائیگا +

ابھی دانا ہو

ایک دیندار اور خدا ترس شاہزادہ نے اپنے اُستاد سے یہہ سوال کیا کہ مجھے ایسی باتیں سکھاؤ جس سے میں موت کے لئے طیار ہو جاؤں۔ اُستاد نے کہا۔ کہ اس کام کے لئے بہت فرصت ملے گی۔ جب تم بڑے ہو گے۔ شاہزادہ نے جواب دیا یہہ کیونکر ہو سکتا ہو۔ کل میں قبرستان میں گیا تھا اور وہاں ایسی قبریں دیکھیں جو میرے قد سے چھوٹی ہیں۔ شاید میں اُس عمر تک نہ پہنچوں +

مطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب چھپا